شرک ظالم طبقات کا پسندیدہ مذہب ہے

انسانوں کو غلام بنانے والی قوتوں کی ضرورت ایسا معبود ہے جو بے اختیار ہو سن سکے نہ بول سکے، وہ اس تعلیم وعقائد کی تردید بھی نہ کرسکتا ہو جو استحصالی طبقات اپنے مفادات کیلئے اس سے منسوب کریں۔

اہل توحید کی سب سے زیادہ مخالفت استحصالی طبقات کرتے ہیں کیونکہ

عقیدۂ توحید شخصیتوں اور خاندانوں کی بڑائی تسلیم نہیں کرتا

نبی کریم ﷺ نے مکہ میں جب دعوت حق کا آغاز فرمایا تو بتدریج آپ کی مخالفت کی شدت میں اضافہ ہوا، اور جو لوگ آپ کی مخالفت میں فرنٹ لائن پر تھے یہ وہ سردار تھے جو عرب کی سیاست پر چھائے ہوئے تھے ان کی قیادت میں سرزمین عرب پر ظلم کا دور دورہ تھا کمزوروں کا مال کھا جانا، طاقتوروں کو قانون سے ماوراء گردانا، مال ودولت اور اختیار واقتدار کو چند خاندانوں سے باہر نہ جانے دینا، عوام کو پسماندہ اور جاہل رکھنا، رعایا کو غلام بنا کر رکھنا، معبود کے اختیارات خود استعمال کرنا یہ ان سرداروں کا وطیرہ تھا جب نبی کریم ﷺ نے مکہ میں دعوت توحید دی اس معبود حقیقی کی بندگی کی طرف بلایا جو اقتدار اور قوتوں والا ہے تو اس دعوت سے سب سے زیادہ بے چینی اسی استحصالی طبقے میں پھیلی جو وہاں حکومت کرتا تھا اور وجہ صرف یہ تھی کہ ایک با اختیار معبود کا اقرار کرنے کے نتیجے میں ان کی من مانیاں ختم ہو جائینگی۔

قرآن مجید کی مکی سورت سورہ "ص" میں اللہ تعالیٰ نے ان سرداروں کے مکالمے درج کئے ہیں "قسم ہے قرآن کی جو نصیحت دینے والا ہے (کہ تم حق پر ہو) مگر جو لوگ کافر ہیں وہ غرور اور مخالفت میں ہیں۔ ہم نے ان سے پہلے بہت سی امتوں کو ہلاک کر دیا تو وہ (عذاب کے وقت) فریاد کرتے رہے اور وہ رہائی کا وقت نہیں تھا اور انہوں نے تعجب کیا کہ ان کے پاس ان ہی میں سے ہدایت کرنے والا آیا اور کافر کہنے لگے کہ یہ تو جادوگر ہے جھوٹا۔ کیا اس نے اتنے معبودوں کے بجائے ایک ہی معبود بنا دیا تو یہ بڑی عجیب بات ہے اور ان کے سردار یہ

بات کہتے ہوئے اٹھ کھڑے ہوئے کہ چلو اور اپنے معبودوں پر ڈٹے رہو بے شک اس بات میں کوئی غرض پنہاں ہے) ہم نے گزشتہ اقوام میں ایسی باتیں نہیں سنیں۔ یہ تو ایک بناوٹی بات ہے۔

اصل میں مشرکین مکہ کے سردار مذہب شرک کو اپنے اقتدار کی بقا اور طوالت کیلئے معاون سمجھتے تھے اور تاریخ انسان گواہ ہے کہ نمرود، ہامان، فرعون ہو یا ابو جہل، ابو لہب عتبہ شیبہ ہوں یا قیصر روم ہو یا ایران اور فارس کے حکمران جہاں جہاں اللہ کے بندوں کو غلام بنایا جاتا، عوام کا استحصال کیا جاتا وہاں معبود حقیقی کا بھیجا ہوا دین قبول نہیں تھا یا تو خود معبود بن کر اپنے حکم چلاتے تھے یا پھر بے اختیار فرضی معبودوں کی آڑ میں اپنی من مانی کرتے، اصل میں شرک تمام استحصالی قوتوں کا پسندیدہ مذہب ہے کیونکہ انسانوں کو غلام بنانے والی قوتوں کی ضرورت ایسے ہی بے اختیار معبود ہوتے ہیں جو نہ سن سکیں اور نہ بول سکیں اور اس تعلیم اور عقائد کی تردید بھی نہ کر سکتے ہوں جو استحصالی قوتیں اپنے مفادات کیلئے ان سے منسوب کریں اور توحید اور اہل توحید کے مدمقابل سب سے زیادہ مزاحمت ومخالفت استحصالی طبقات ہی کرتے ہیں کیونکہ عقیدہ توحید شخصیتوں اور خاندانوں کی بڑائی تسلیم نہیں کرتا، عقیدہ توحید کمزوروں اور مظلوموں کا سہارا بنتا ہے اور ظالموں کو کوئی نظریاتی تحفظ فراہم نہیں کرتا جبکہ مذہب شرک میں ظالموں کے تحفظ کا پورا اہتمام ہوتا ہے وہ معبودوں سے جھوٹ منسوب کر کے اپنے اقتدار کو طاقتور بنا سکتے ہیں۔

آج بھی دنیا کے استحصالی عناصر شرک کو ہی پسند کرتے ہیں پاکستان کے با اثر طبقات جو قوم کا استحصال کرنے میں پیش پیش ہیں شرک ہی کو اپنا مذہب بنائے ہوئے ہیں پورا سال لوٹ مار ظلم واستحصال کر کے مزارات کے عرس پر چند دیگیں چڑھا کر اپنے گناہ بخشوا لیتے ہیں۔ شرک کے علمبردار مذہبی پیشوا ان کے ہر گناہ پر غلطی اور ہر ظلم کو نظریاتی تحفظ فراہم کرتے ہیں اس طرح مذہبی پیشواؤں اور صاحب اقتدار طبقوں کے گٹھ جوڑ سے ہمارے ملک میں بھی ظلم واستحصال کا دور دورہ ہے۔

(بشکریہ: پندرہ روزہ ''حدیبیہ'' کراچی)

جامع مسجد ابوبکرؓ اہل حدیث ڈھوک جمعہ میں رئیس الجامعہ کا درس قرآن

مورخہ 24 اپریل بروز بدھ رئیس الجامعہ حافظ عبدالحمید عامر نے جامع مسجد ابوبکرؓ اہل حدیث ڈھوک جمعہ میں درس قرآن ارشاد فرمایا اور درس کے بعد جماعتی احباب سے میٹنگ کی۔